إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۲

ولی عہد حکومتِ حجاز کی مسجد احمدیہ لنڈن میں تشریف آوری

گزشتہ ہفتہ یہ نہایت اہم خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ جلالۃ الملک شاہ ابن سعود کے ولی عہد امیر سعود کو ان کے لنڈن تشریف لے جانے پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے جو دعوت دی۔ اسے انہوں نے بخوشی منظور فرمایا۔ اور مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر کئی ایک دوسری اسلامی سلطنتوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اور حکومتِ برطانیہ کے بعض اعلےٰ افسر بھی۔

امیر موصوف پورے دو گھنٹے وہاں رونق افروز رہے۔ اور بڑے شوق سے احمدیہ مشن لنڈن کی انگریزوں میں اشاعتِ اسلام کے لئے سرگرمیوں اور نو مسلموں کی مذہبی تعلیم و تربیت ملاحظہ فرماتے رہے۔ چنانچہ انگریز نو مسلموں سے عربی میں نماز سُنکر بہت خوش ہوئے۔

امیر موصوف نے باہمی رواداری اور اشاعتِ اسلام سے متعلق خدمات کو منظرِ پسندیدگی دیکھنے کی یہ ایک اسلامی عملی اور شاندار مثال قائم فرمائی ہے۔ جس کی ہر اس شخص کو تقلید کرنی چاہیئے۔ جو اسلام کی محبت اپنے دل میں رکھتا۔ اور اکنافِ عالم میں ایسے لوگوں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ جو اپنے آپ کو اسلام کے حلقہ بگوش قرار دیں۔ اسلام کی صداقت کا اقرار کریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کا سب سے عظیم الشان ہادی اور راہنما یقین کریں۔ اور دن رات آپ پر درود اور صلوٰۃ بھیجیں۔

یورپ صدیوں سے بہت بڑے ساز و سامان کے ساتھ اسلام سے دنیا کو متنفر کرنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کو نعوذ باللہ مکروہ شکل میں پیش کرنے اور قرآن مجید کو دور از عقل و فکر باتوں کا مجموعہ قرار دینے میں جو کچھ کر رہا ہے۔ اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے جب یہ دیکھا جائے۔ کہ اسی یورپ کے سب سے بڑے اور سب سے عظیم الشان مرکز میں یورپ میں ہی پیدا ہونے والی۔ اور یورپ میں ہی پرورش پانے والی ایسی سعید روحیں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو اسلام کی صداقت کا کھلم کھلا اعلان کر رہی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہائی محبت و اخلاص کا اظہار کرتی۔ اور آپ کو اپنا نجات دہندہ مانتی ہیں۔ قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام اور تمام صداقتوں کا مجموعہ سمجھتی ہیں۔ تو ہر اس انسان کی جو خود اسلام کی صداقت کا قائل ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام صفاتِ حسنہ کا مجموعہ سمجھتا ہو۔ اور جو ساری دنیا کے متعلق خواہش رکھتا ہو۔ کہ وہ اس سعادت سے بہرہ اندوز ہو۔ اس کی خوشی اور مسرت کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔

امیر سعود نے اسی جذبہ کے ماتحت احمدیہ مشن لنڈن کے زیر انتظام اسلامی تعلیم و تربیت پانے والوں کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور اس طرح اپنی شان کے شایاں لنڈن میں اعلائے کلمۃ اللہ کرنے والوں کو داد دی۔ جس کی وجہ سے اسلام کے ہر شیدائی کے دل میں ان کی عزت و تکریم پہلے کی نسبت بہت بڑھ گئی ہے۔

اگر یہی جذبہ دوسرے مسلمانوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ محکوم ہوں یا حکمران۔ کہ جماعت احمدیہ جو کلیۃً اشاعت و حفاظت اسلام کے لئے وقف ہو چکی ہے۔ اور دنیا کے دور دراز ممالک میں اسلام کا نور پہونچا رہی اور دنیا کی ہر قوم میں سے اسلام کے شیدائی پیدا کر رہی ہے۔ اس کی تبلیغی کوششوں کو [illegible] میں بھی [illegible] حوصلہ افزائی کریں اور جو امداد بھی دے سکتے ہوں۔ دیں۔ تو ایک قلیل عرصہ میں مسلمانوں کو ساری دنیا میں وہی برتری اور فوقیت حاصل ہو سکتی ہے جو قرونِ اولیٰ میں حاصل ہوئی۔ مگر افسوس کہ وہ لوگ جو اشاعت اسلام کے بارے میں نہ خود کچھ کرتے ہیں۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کے رستہ میں روڑے اٹکانا اور اسے نقصان پہونچانا اپنا سب سے بڑا مقصد سمجھتے ہیں۔ گویا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں اشاعت اسلام کرنے والی واحد جماعت احمدیہ کو بھی اس حق و صداقت کی اشاعت سے روک دیں۔ جس کی اشاعت کا فرض اسلام نے ہر مسلمان کہلانے والے پر رکھا ہے مگر جیسے مسلمان ترک کر چکے ہیں۔ مسلمان کہلا کر اشاعت اسلام کے رستہ میں حائل ہونے والوں کا ناکام و نامراد ہونا تو یقینی ہے۔ لیکن [illegible] لوگ جو ان کو ناکام بنانے میں حصہ لیں۔ اور اپنے قول اور فعل سے ثابت کر دیں۔ کہ جو جماعت اشاعت کی خدمت سر انجام دے۔ اس کے ساتھ ہر طرح ہمدردی کرنا وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

امیر سعود کے اس قابل تعریف اور لائق ستائش فعل سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ جنہیں کبھی بھولے سے بھی یہ تو خیال نہیں آیا۔ کہ انگریزوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔ البتہ وہ اپنی خاص اغراض کے ماتحت انگریزوں سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج کر دیں۔ حکومت حجاز کا چشم و چراغ جس جماعت کی اسلامی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کے خلاف بے ہودہ سرائی کرنے والوں کو شرم کرنی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین کی تحریک جدید پر امریکہ کے نومسلمین کا مخلصانہ لبیک

اسلام کے لئے حیرت انگیز مالی قربانی اور ایثار کے لئے نومسلموں میں جوش

امریکہ کے نومسلم احمدیوں نے قریباً تین ہزار کی رقم پیش کی

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے بنگالی مبلغ اسلام امریکہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط کے ذریعہ امریکہ کے نومسلمین کے اخلاص اور مالی ایثار کا جن الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نومسلمین اسلام سے کس قدر گہری وابستگی رکھتے۔ اور کس طرح باوجود سخت مالی مشکلات کے اس کے لئے قربانی کرنے میں مسرت اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ جناب صوفی صاحب لکھتے ہیں۔

۱۵ر مئی کو میں تحریک جدید کے سلسلہ میں سینٹ لوئی (St. Louis) گیا وہاں جماعت کے صرف چھ افراد ہیں۔ انہوں نے میری اپیل پر آمنا و صدقنا کہتے ہوئے بیس ڈالر چندہ دیا۔ سینٹ لوئی سے میں کانسس (Kansas City) شہر کو گیا۔ وہاں کی جماعت نے دو سو چار ڈالر اور پچاس سینٹ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس رقم میں سے مسٹر رابرٹ ارل بارکلے نے ایک سو آٹھ ڈالر جو ۳۰۰ روپے کے برابر ہوتے ہیں۔ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بقیہ رقم جماعت کے دوسرے افراد ادا کریں گے۔ مسٹر بارکلے وکیل ہیں۔ جو پہلے شکاگو میں رہتے تھے۔ مگر اب کانسس (Kansas City) میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ وہی دوست ہیں جنہوں نے ایک پبلشنگ فرم کو اس بنا پر اس کی شائع کردہ تاریخ اسلام کی جلدوں کی قیمت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق کذب بیانی سے کام لیا گیا تھا۔ اور فرم نے ان کے خلاف دعوے دائر کر دیا تھا۔

تحریک جدید کے متعلق امریکہ کے احباب کو آگاہ کرنے کا کام کم و بیش ختم ہو چکا ہے۔ امریکہ میں کل رقم موعودہ ایک ہزار اور اکاسٹھ ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں چند ایک امور ایسے ہیں۔ جن کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔

انڈیانا پولیس (Indianapolis) میں جہاں میں نے سب سے پہلے چندہ کی تحریک کی۔ احباب نے نہایت اخلاص کے ساتھ اس تحریک کو قبول کیا مگر ایک شخص نے امریکہ کی اقتصادی بدحالی کا ایسے رنگ میں ذکر کیا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ جذبہ جو میری اپیل سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا تھا زائل ہو جائیگا لیکن جب میں نے دوسری تقریر کی جس میں بیان کیا۔ کہ اقتصادی انقلابات کے باوجود ہمیں قربانی کرنا۔ اور اشاعت اسلام کے کام کو جاری رکھنا ہے۔ تاہم جو لوگ اس میں حصہ لینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ وہ اپنے نام واپس لے سکتے ہیں۔ کیونکہ میں کسی کو اس بارے میں مجبور کرنا نہیں چاہتا۔ تو تمام احباب نے جن میں عورتیں اور مرد سب شامل تھے۔ یک زبان ہو کر پورے زور سے کہا کہ "ہم اپنے نام واپس لینا نہیں چاہتے اگر ہم سے ہو سکا۔ تو ہم اس موعودہ رقم سے بھی زیادہ ادا کریں گے"۔ بعض نے یہ بھی کہا۔ کہ "خواہ ہمیں جان قربان کرنی پڑے ہم یہ رقم ضرور ادا کریں گے"۔

شکاگو میں متعدد احباب کئی سال سے بے کار ہیں۔ اور میں ان سے کسی قسم کے وعدے کی امید نہ رکھتا تھا۔ مگر میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے ایک کثیر رقم کی ادائیگی کا ذمہ لیا۔ اگرچہ انہوں نے ابھی تک کسی معین رقم کا وعدہ نہیں کیا۔ مگر انہوں نے کہا ہے۔ کہ وہ ضرور کافی رقم ادا کرینگے دوسرے بعض شہروں میں بھی ایسا ہی ہوا۔ میں نے بعض دوستوں کو ان کی مشکلات دیکھ کر چندہ کی موعودہ رقم کو کم کرنے کے لئے کہا۔ تاکہ وہ اسے بخوبی ادا کر سکیں۔ مگر ان کا اخلاص اور جوش اس حد تک بڑھا ہوا تھا۔ کہ وہ اپنے وعدوں میں سے ایک پائی بھی کم کرنے پر آمادہ نہ ہوئے مسٹر بارکلے بہت سی مالی مشکلات میں مبتلا تھے۔ اور میں ان سے پانچ ڈالر کی بھی امید نہ رکھتا تھا۔ مگر حال ہی میں ان کی تنگی کو خدا تعالےٰ نے خوشحالی سے بدل دیا۔ جس کا مجھے کوئی علم نہ تھا۔ انہوں نے تین سو روپیہ (ایک سو آٹھ ڈالر) دینے کا وعدہ کیا ہے۔

یہ تمام باتیں اس امر کو بالتصریح ثابت کرتی ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے اندر اللہ تعالےٰ کی مشیت اور طاقت کام کر رہی ہے۔ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوا ملتجی ہوں۔ کہ آپ ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے وعدے کئے ہیں دعا فرمائیں۔

شہر کانسس (Kansas City) کی جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ حال میں مسلمان ہونیوالے احباب نے نماز سیکھ لی ہے پہلے وہ ایک پرائیویٹ مقام میں اپنے اجلاس منعقد کیا کرتے تھے۔ اب انہوں نے اس غرض کے لئے ایک ہال کرایہ پر لے لیا ہے۔ خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے تمام جماعتیں بخوبی کام کر رہی ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ر جولائی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	پتہ	نمبر	نام	پتہ
۱	محمد ابراہیم صاحب	سندھ	۴	رحمت خان صاحب	ضلع گجرات
۲	برکت علی صاحب	"	۵	نذیر بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور
۳	محمد اسمٰعیل صاحب	ضلع ہوشیارپور	۶	محمد الدین صاحب	" "

احراری حملہ آور کی شناخت

قادیان ۲۴ر جولائی۔ جس احراری نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کیا تھا۔ کل بٹالہ میں اس کی شناخت کرائی گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بٹالہ پہنچنے سے پہلے اسے تھانہ کے احاطہ میں پہنچا دیا گیا تھا۔ احرار نے اس کی شکل سے ملتے ہوئے قریباً پندرہ بیس اشخاص اور اکٹھے کر دیئے۔ اور اسے بھیس بدلا کر ان میں ملا دیا گیا۔ مگر باوجود اس کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے اصل ملزم کو جس کا نام حنیفا ہے شناخت کر لیا۔ شناخت کے وقت احاطہ پولیس کے اندر سوائے ان اشخاص اور مجسٹریٹ صاحب علاقہ کے کوئی اور نہ تھا۔ افسران پولیس بھی علیحدہ کمرہ میں تھے۔ جو شناخت کے بعد باہر آ گئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدیوں کی التجائیں

احراریوں کے انتہائی ظلم و ستم کے متعلق

—— ۳۰ ——

سیدنا و مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضورؐ جب سے حضرت میاں شریف احمد صاحب پر ایک نابکار نے سر بازار حملہ کیا ہے۔ اور یہ خبر بذریعہ اخبار الفضل ہم تک پہونچی ہے۔ میں عرض نہیں کر سکتا۔ کہ میرے دل کی کیا حالت ہے۔ پہلے دو دن تو میں بھونچکا سا پھرتا رہا۔ کل رات آدھی رات کے قریب جبکہ طبیعت میں پریشانی اسی طرح تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور نماز تہجد میں جھکا۔ اور متواتر ایک گھنٹہ میری گھگی بندھی رہی۔ حضورؐ کے فرمان کے مطابق انتہائی تذلل و انکسار کے ساتھ میں نے اپنے مولا کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور دعا کی۔ کہ مولا کریم ان صبر آزما حالات میں ہماری مدد فرما۔ ایک طرف گورنمنٹ کا طرز عمل ہمیں ورطۂ حیرت میں غرق کر رہا ہے۔ دوسری طرف حضورؐ کا فرمان کہ صبر کرو۔ صبر کرو۔ آنکھوں کے سامنے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ماموروں کی جماعتوں کے ساتھ اسی قسم کے حالات گزرے ہونگے۔ مگر اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حالات صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے مخصوص کئے ہیں۔

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز مے گوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش

کا مضمون ہم سے زیادہ اور کس پر آج تک ثابت ہوا ہوگا۔

میرے دل میں طرح طرح کے وساوس گزرتے ہیں۔ جن کا حیطہ تحریر میں بھی لانا مناسب خیال نہیں کرتا۔ مثلاً عالم خیال میں اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیار کردہ کشتی میں تصور کر کے اور کشتی موجوں کے تھپیڑے کھاتی ہوئی پاکر سوچتا ہوں۔ کہ ممکن ہے۔ اس کی وجہ میری ناسپاسی اور گناہ گاری ہو۔ اس صورت میں میں خود ہی کیوں نہ اس متلاطم سمندر میں کود جاؤں تاکہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اس کشتی پر کسی قسم کی کوئی آنچ نہ آئے۔

حضور میرے لئے اور باقی ساری جماعت کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرما کر اس پاک جماعت کے ساتھ ہمیں رکھے۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا کرے۔

حضور کا ادنےٰ خادم اقبال

—— ۳۱ ——

میرے سید و آقا۔ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابھی شام کی ڈاک میں ۱۰ جولائی کا الفضل آیا۔ حضرت میرزا شریف احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ پر احراریوں کے حملہ کی کیفیت پڑھی سخت کرب پیدا ہوا۔ اور بے اختیار آنسو آگئے۔ واللہ المستعان وھو خیر حافظا جو کچھ ہمارے دل وجان سے پیارے قادیان میں شعائر اللہ کے ساتھ سلوک کیا جارہا ہے ہم دور افتادگان شاید کماحقہٗ اس کا تصور ذہن میں نہیں لاسکتے۔

اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم۔ و نعوذ بک من شرورھم۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا

حضور کا ادنےٰ ترین غلام۔ ناصر علی

—— ۳۲ ——

ایک معزز احمدی لکھتے ہیں:۔

پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

احراریوں کی شرارتوں سے اور خاص طور پر ان کئی قسم کی مکاریوں سے جن کا مظاہرہ ہمارے جان سے زیادہ عزیز لخت جگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت میاں شریف احمد صاحب پر حملہ سے ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ابتلاؤں میں بہت سُرعت سے شدت پیدا ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ ہمارا مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ہر ایک فرد کی حفاظت فرمائے۔ اور اس خاندان کی عزت دُنیا میں قائم کرے۔ احمدیت ایک رُوح ہے۔ جماعت اس کا جسم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان اس جسم کا سر ہے۔ اور میری ہزار جانوں سے زیادہ پیارا خلیفہ اس سر کا مغز ہے۔ ہمارا دُشمن ہمارے سر پر حملہ کر رہا ہے۔ ہمیں ہر ایک عضو کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ مگر سر کو بچانے کے لئے لوگ اپنے بازو کٹوا لیتے ہیں۔ حضور یہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ قوم کو حضورؐ کے ارشادات پر عمل کرنے کی خدا تعالیٰ پہلے سے بھی زیادہ توفیق دے حضورؐ کے عشق الٰہی سے ہمیں بھی حصہ ملے

—— ۳۳ ——

سرحد سے ایک احمدی لکھتے ہیں:۔

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج اخبار الفضل میں ایک احراری کا لاٹھی سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے کے متعلق پڑھا۔ دل اور جگر پاش پاش ہوگیا ہے۔ اور سخت جوش طبیعت میں آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے حضور! یہ نہایت ہی نرمی کے نتائج ہیں احراری تو چاہتے ہیں۔ کہ احمدیت پر ہر ایک طرح ظلم کیا جائے۔ آج ان کا اتنا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔ اگر ہماری طرف سے اسی طرح خاموشی رہی۔ تو نامعلوم کہاں تک ان کی ایسی حرکتیں بڑھتی جائیں گی۔ حضورؐ کوئی ایسی تجویز بتائیں۔ اس وقت ہمیں اور کوئی چیز اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ احمدیت کی حفاظت کے متعلق ہی ہر وقت دل میں خیال اٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد نصرت لائے۔

—— ۳۴ ——

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دو دن ہوگئے ہیں۔ جب سے اس ہوش ربا واقعہ کی اطلاع مل چکی ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک کمینے احراری غنڈے نے حملہ کیا۔ خُدا گواہ ہے۔ دُنیا اس دن سے میری آنکھوں میں اندھیر ہوگئی ہے۔ اے کاش۔ اس وقت سے پہلے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند پر قاتلانہ حملہ کیا جاتا۔ مجھے دُنیا سے اٹھا لیا جاتا۔ میں نے اس موقعہ پر اپنے دل کا جائزہ لیا۔ کہ تم نے عہد کیا ہوا ہے کہ مال وجان۔ ماں باپ۔ بھائی۔ بیوی سب سے زیادہ عزیز مجھے دین۔ رسول۔ اور خلیفہ کی عزت ہے۔ کیا یہ تمہارا زبانی دعوےٰ ہے۔ یا تم اس پر عمل بھی کر سکتے ہو۔ تو میرے دل نے گواہی دی۔ کہ اگر اس وقت میں اپنا سر کٹانے کے لئے پیش کروں۔ تو ماں باپ۔ بیوی بچوں کی محبت قطعاً اس میں روکاوٹ نہ پیدا کر سکے۔ جب بیٹھے بیٹھے یہ واقعہ ہائلہ یاد آتا ہے۔ تو بے اختیار آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے ایک سال سے جب سے میں نے بیعت کی ہے۔ کبھی یہ حالت نہیں ہوئی تھی۔ نہ ہی اس سوز سے کبھی دعائیں کی تھیں۔

حضور کا ادنےٰ خادم۔ غلام مصطفےٰ۔ بی اے۔

—— ۳۵ ——

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

احراریوں نے جو طوفان بے تمیزی بپا رکھا ہے۔ سن سن کر اور پڑھ پڑھ کر دل کباب ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کی خبر پڑھ کر طاقت ضبط جاتی رہی۔ اور دل پر سخت چوٹ لگی

خاکسار احمد الدین از گجرات

—— ۳۶ ——

سیدی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بڑے ادب سے گزارش ہے۔ کہ خبیث احراری کے قاتلانہ حملہ سے ازحد تکلیف ہوئی۔ حضورؐ نے کیوں اتنی نرمی اور خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ آخر ہم لوگ کس واسطے ہیں۔ کیوں مناسب کارروائی نہیں کی جاتی ہم لوگ بفضلہ تعالیٰ معہ بیوی بچوں کے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ موقعہ عطا کرے کہ ہم قربان ہوں۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین پر قربان ہونے کی توفیق دے۔ مرزا کریم بیگ از سیالکوٹ۔

با قاعدہ پڑھنے کی تلقین کرے۔

پنجم غیر مسلموں کو اسلام کے متعلق سوالات کا جواب دے سکے۔ اور ششم یہ کہ شرافت اور انسانیت کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور ہر وقت یہ حقیقت اس کے پیش نظر رہے۔ کہ اسلام نو مسلموں کا ممنون احسان نہیں۔ بلکہ نو مسلم اسلام کے مرہون منت ہیں ؛

خبردار ہو۔ سوئم یہ کہ قرآن شریف کو سمجھے۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تعلیم۔ ارشادات اور اسوۂ حسنہ کے متعلق پوری پوری واقفیت رکھتا ہو۔ چہارم یہ کہ احکام شریعت کا پوری طرح پابند ہو۔ مسکرات سے پرہیز کرے۔ نمازیں خود باقاعدہ ادا کرے۔ اور دوسروں کو

اسلام قبول کرنیکے بعد ایک نومسلم انگریز کے جذبات

معزز معاصر "سن رائز" لاہور میں ایک مخلص انگریز نو مسلم مبارک احمد فیولنگ نے ان جذبات وکیفیات کا جو ایک نو مسلم کے دل میں اسلام قبول کرنے کے بعد پیدا ہوتے ہیں مختصراً ذکر کیا ہے۔ ذیل میں اس مضمون کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یورپ کے مادہ پرست لوگوں میں سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کیسے کیسے اسلام کے شیدائی پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک نو مسلم جب اپنے اختیار کردہ دین اسلام کا باقی تمام مذاہب عالم پر تفوق و برتری سمجھنے لگتا ہے۔ تو اُسے ناقابل بیان دلی مسرت اور خوشی محسوس ہوتی ہے۔ روحانی ترقی اور نشوونما کی جو خوشی بھی ممکن ہو سکتی ہے۔ اس کا تجربہ ایک نو مسلم کو ہی ہو سکتا ہے۔ وہ اسلام کو اسی طرح للچائی ہوئی نظروں اور پُرجوش جذبات سے دیکھتا ہے۔ جس طرح ایک ہزاروں میل سمندر طے کر کے آنے والا مسافر دُور سے بندرگاہ کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ جُوں جُوں وُہ منزل مقصود کے قریب پہونچتا جاتا ہے۔ اس کی جائے پناہ اُسے نمایاں اور واضح طور پر نظر آنے لگتی ہے۔ اور اس میں وُہ ایک عدیم المثال خوشی محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح عیسائی۔ یا یہودی یا ہندو جنہوں نے اسلام قبول کیا ہو۔ اس اعلےٰ انتخاب سے جس سے انہوں نے استفادہ کیا۔ اپنے اندر خوشی اور مسرت کا ایک فقید المثال جذبہ اور احساس پاتے ہیں۔

دراصل ایک شخص کا اسلام قبول کرنا اس لمبی مسافت کے لئے جو اس کے پیش نظر ہے۔ پہلا قدم اُٹھانا ہوتا ہے۔ یا اس سفر کا جو ابھی اُسے طے کرنا ہے۔ ایک نہایت قلیل حصّہ ہے۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اسلام قبول کرنے والا ذہنی طور پر اپنے ضمیر سے یہ عہد کرتا ہے۔ کہ اسلام کے تمام روحانی ثمرات سے استفادہ کریگا۔ اور ان سے کما حقہٗ بہرہ اندوز ہوگا۔ اس طرح ایک نو مسلم کو بظاہر ایک دشوار گذار لیکن دراصل نہایت فرحت بخش کام پایۂ تکمیل کو پہونچانا ہوتا

ہے۔ جُوں جُوں وہ روحانیت میں ترقی کرتا جائیگا مادیات کی اس میں کمی واقع ہوتی جائے گی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس کے اوقات اس کے املاک اور اس کی املاکات پر بہیں مطالبات عائد ہو جائیں گے۔ کیونکہ صحیح معنوں میں قبولیت اسلام کا مطلب تمام نقصان رساں باتوں کو ترک کرنا اور تمام مفید باتوں کا اختیار کرنا ہے۔ حقیقی مسلمان خدا کا سپاہی ہوتا ہے۔ اور اسلام ایک منظم اور باضابطہ محاذ ہے۔ جو اپنی پوری اور اکمل شان میں اس وقت قائم ہوتا ہے۔ جبکہ قوم کے افراد قبیل ترین شخصی اغراض کو وسیع ملی اتحاد اور قومی مفاد کے لئے قربان کر دیں۔

اسلام فطرت انسانی سے خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی کرنے کا کھلم کھلا مطالبہ ہے۔ ایک سچا مسلمان اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کے وقت نہ ٹیلیفون تھے نہ ریلیں تھیں۔ نہ چھاپہ خانے تھے۔ اپنا تمام وقت اور اپنی تمام قوت تبلیغ و تشہیر دین میں صرف فرماتے تھے۔ آج کوئی ایسا مسلمان نہیں۔ جو یہ کہہ سکے کہ میں سیاسی تجارتی یا صنعتی معاملات میں اس قدر منہمک ہوں۔ کہ مذہب کی اشاعت اور اپنے رُوحانی ارتقاء کے لئے فرصت کا کوئی لمحہ نہیں نکال سکتا۔

تمام وُہ اعمال صالحہ جو ایک شخص اسلام کے نام پر کرتا ہے۔ خود اسی کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور مخلوق کے کسی رکن کے نیک افعال سے اللہ تعالےٰ کو کوئی نفع نہیں پہونچتا۔ اس لئے ایک نو مسلم کے لئے اپنی زندگی کو مفید بنانے اور اپنے اصل مقصد کو حاصل کرنے کا واحد طریق یہی ہے۔ کہ اسلام اور برادران ملت کے لئے ہر خدمت سرانجام دینا اپنی سعادت سمجھے۔

نو مسلم کے کئی ایک فرائض ہیں۔ اول یہ کہ وُہ اسلام کے متعلق گہری واقفیت حاصل کرے۔ دوم یہ کہ دیگر مذاہب و ادیان پر اسلام کی فضیلت سے کما حقہٗ

زلزلہ کوئٹہ اور ایک معزز غیر احمدی کا خواب

لکھنؤ سے ایک صاحب نے جنہیں ہم نہیں جانتے۔ ایک خط ارسال کر کے لکھا ہے۔ کہ اعلانِ عام کی خاطر شائع کر دیا جائے۔ ذیل میں وُہ خط درج کیا جاتا ہے۔

میں نے ۸ اپریل ۱۹۳۵ء کو ایک درخواست برائے ملازمت کوئٹہ ریس کلب سکرٹری کے نام لکھی۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ کل صبح اس درخواست کو ٹائپ کرا کر پوسٹ کرونگا۔ مگر اسی شب کو میں نے خواب دیکھا۔ کہ ایک بزرگ مجھ سے فرماتے ہیں۔ کہ تم کوئٹہ نہ جاؤ۔ ورنہ تمہیں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس پر میں نے سوال کیا۔ کہ آپ کون صاحب ہیں۔ مجھے جواب ملا کہ یہ مرزا صاحب ہیں۔ مجھے اس وقت مرزا غلام احمد صاحب کی نسبت بالکل خیال تک نہ تھا۔ میرا یہ خیال ہوا۔ کہ شاید وہی مرزا صاحب ہونگے۔ جن سے لکھنؤ میں میرے زیادہ تعلقات ہیں اس پر میں نے کوئٹہ جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور دوسرے روز میں نے ایک درخواست شملہ ریس کلب کے سکرٹری کے نام لکھی۔ وہاں سے مجھ کو بلوا لیا گیا۔ اور میں شملہ چلا گیا۔ دوران ریس میں ایک روز دن کے بارہ بجے یہ خبر سنائی دی۔ کہ تمام کوئٹہ شہر زلزلہ سے تباہ وبرباد ہو گیا۔ اور ہزار ہا آدمی دب کر مر گئے۔ یہ سُنکر از حد افسوس ہُوا۔ اور اپنے خواب کا خیال آیا۔ کہ شکر ہے اللہ کا میں نہ گیا۔ ورنہ میرا بھی وہی حال ہوتا۔ جو وہاں کے رہنے والوں کا ہوا کچھ روز کے بعد شملہ ہی میں یہ سُنا۔ کہ قادیان سے اس زلزلہ کی نسبت پیشگوئی ہو چکی تھی۔ اب مجھکو پورا یقین ہو گیا۔ کہ وُہ مرزا صاحب جو کہ مجھ کو خواب میں کوئٹہ جانے سے روکتے تھے۔ وہ مرزا غلام احمد صاحب ہی تھے۔ جب ریس ختم ہوئی۔ اور میں واپس لکھنؤ آیا۔ تو ایک روز امین آباد پارک کو شام کے وقت چلا گیا۔ وہاں ایک صاحب کو دیکھا۔ جو احمدیت کی تبلیغ کر رہے تھے۔ معلوم ہوا۔ کہ آپ احمدی ہیں۔ اس وقت سے شب کو سوتے وقت تک مجھکو اپنے اس خواب کی نسبت جو کہ میں ۸ اپریل کو دیکھ چکا تھا۔ خیال رہا۔ اُسی شب میں پھر دیکھتا ہوں۔ کہ ایک بزرگ آئے اور مجھکو فرمایا۔ تو جو کچھ خواب میں دیکھ چکا ہے۔ وُہ اپنے دوستوں پر کیوں نہیں ظاہر کرتا۔ اس پر میں خدا کے قہر سے ڈرا۔ اور یہ تمام ماجرا بطور اعلان کے عرض کرتا ہوں ؛

تصحیح متعلق زلزلہ فنڈ

بعض دوستوں کی فہرستیں دیر سے موصول ہوئی ہیں۔ جن کو اخبار میں شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اور بعض اندراجات میں بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔ کیونکہ کو پیوں کے پڑھنے میں غلطی لگ جاتی ہے۔ ذیل میں بعض رقوم کے متعلق تصحیح درج کی جاتی ہے :۔

۱۔ ۱۸ جون کے الفضل میں خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب کے نام پر ۱۰/- روپے شائع ہوئے ہیں ان میں ۵/- روپے شیخ محمد نسیم صاحب کے ہیں۔ ۲۔ والدہ برکات احمد صاحب کی طرف جو ۱۱/۲/- شائع ہوئے ہیں ان میں ۱۲/۶ لجنہ اماء اللہ دہلی کے ہیں۔ ۳۔ بابو عبد الغفور صاحب ایبٹ آباد کے نام جو ۶/۹/- درج ہیں۔ وہ دراصل جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کی طرف سے ہیں۔ اور شیخ احمد اللہ صاحب سیکرٹری کی معرفت وصول ہوئے ہیں۔ ۴۔ مبلغ ۱۴/۵/۹ کی رقم جو بشیر احمد صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے وہ دراصل جماعت احمدیہ میرٹھ کی ہے ۵۔ الفضل ۱۳ جون میں ۴۳/۹/۶ کی رقم جو لاہور کی طرف منسوب ہوئی ہے۔ وہ دراصل حافظ عبد الجلیل صاحب کی معرفت جماعت شاہجہانپور کی رقم تھی۔ انکی طرف سے للعہ اور عہ روپیہ کی رقم اور بھی وصول ہوئی ہے۔ اور خرچ بیمہ کو شامل کر کے کل رقم للعہ انہوں نے جمع کی ہے ؛ (ناظر بیت المال)

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

مشرق کی سب سے بڑی طاقت حکومت جاپان کی سیاسیات حاضرہ

حکومت جاپان کا بجٹ

کو بے ۵ جولائی ۱۹۳۵ء ۱۹۳۶ء-۳۷ء کے بجٹ کے اندازے جو اس وقت تیار ہو رہے ہیں۔ وزیر مالیات تکاہاشی کے لئے بہت سی پریشانی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ گو آئندہ سال میں آمدنی میں زیادتی کا یقین ہے۔ مگر تشویش کا موجب یہ بات ہو رہی ہے۔ کہ ایک طرف تو بری اور بحری فوج کے اخراجات میں ہر سال برابر زیادتی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف قومی قرضہ اتنا زیادہ ہو گیا ہے۔ کہ اب اگر اس کی ادائیگی شروع نہ کر دی گئی۔ تو غیر ممکن نہیں۔ کہ حکومت کی ساکھ کو دھکا لگ جائے۔ ایک بات جو یاد رکھنی چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ جاپان پر جو قومی قرضہ ہے۔ وہ جاپان نے کسی دوسری حکومت سے نہیں لیا ہوا۔ بلکہ قرض خواہ خود جاپانی قوم ہے۔ پھر وزیر مالیات کو زیادہ تشویش اس وجہ سے ہے۔ کہ سال آئندہ کے بجٹ میں بھی بری اور بحری افواج گراں قدر زیادتیاں چاہتی ہیں۔ جو مزید قرض لئے بغیر کما حقہ ممکن نہیں۔ اور مزید قرض لینا بدیں وجہ وزیر مالیات کی رائے میں قرین مصلحت نہیں۔ کہ قوم پہلے ہی بہت زیادہ روپیہ اس مد میں حکومت کو دے چکی ہے۔ اور اگر اور قرضہ لیا گیا۔ تو اس سے ریزرو مالی طاقت کم ہو جائے گی۔ ان تمام امور کے پیش نظر تکاہاشی نے ایک کیبنٹ بجٹ کانفرنس میں دیگر وزراء کے سامنے یہ بیان کیا۔ کہ آئندہ سال کے بجٹ میں یہ بات برداشت نہ کی جائے گی۔ کہ ہر محکمہ یہ کوشش کرے۔ کہ وہ دوسرے محکمہ سے زیادہ روپیہ حاصل کرے۔ اور ساتھ ہی وزیر مالیات نے یہ اپیل کی۔ کہ بجٹ خاص اس غرض کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے۔ کہ اس سال کی آمدنی میں سے کسی نہ کسی قدر پہلا قرضہ ضرور ادا کرنا ہے۔ گو تمام وزراء نے تکاہاشی کی خواہش کو حتی الوسع پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر ساتھ ہی وزراء جنگ اور بحری بیڑے نے یہ بھی کہا۔ کہ بری اور بحری افواج کے تخمینے اچھی خاصی رقم کے ہوں گے۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کانفرنس کے بعد بحری اور بری دونوں وزراء نے اپنے اخراجات میں زیادتی کا اصرار سے مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے وزیر مالیات خوشی سے تیار نہیں۔ لیکن ایک طرف تو وہ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی بین الاقوامی دوستیوں اور دشمنیوں کی حالت ایسی ہے۔ کہ بجٹ بناتے وقت اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور دوسری طرف قرضہ کا بار گراں اور بھی بڑھ جانے کی صورت میں قومی مفاد کو سخت خطرہ لاحق ہو جانے کا احتمال ہے پس نہ تو وہ بری اور بحری اخراجات میں زیادتی کرنے سے انکار کرنے پر تیار ہیں۔ نہ ہی زیادتی کرنے کے لئے اور جو قدم وہ اس مشکل میں اٹھانا چاہتے ہیں۔ گو وہ پہلے کبھی نہیں اٹھایا گیا۔ مگر اس کے مدبرانہ ہونے کا سب کو اعتراف کرنا پڑے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا ارادہ ہے کہ حکومت کی مالی حالت کے متعلق وہ ایک بیان پبلک کو دیں تا کہ ملک کو اصلی حالت کا علم ہو جائے۔ اس سے پہلے جاپان میں کبھی ایسا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ حکومت کی مالی حالت کا علم پبلک کو دینے سے کوئی فائدہ متصور نہیں ہو سکتا:۔

اہم معاملات

دوسری بات اس ہفتہ کی قابل ذکر یہ ہے۔ کہ جاپانی سفیر متعینہ چین نے اور جاپانی افواج متعینہ ٹمنیٹ سین کے کمانڈر نے شمالی چین اور چہار وغیرہ کے قضیوں کے متعلق جو سمجھوتہ حکومت جاپان اور چین کے مابین ہوا ہے۔ اس کے متعلق بیانات دیئے ہیں۔ ان بیانات کی روح اور مغز یہ ہے۔ کہ شمالی چین میں جو کہ سلطنت مانچوکو سے ملتی ہوئی حدود رکھتا ہے۔ جاپان ہرگز اس بات کو برداشت نہ کرے گا کہ وہاں کسی قسم کی بدامنی یا بدعنوانی ہو۔ دوسرے جو معاہدے اس دوران میں حکومت چین کے نمائندوں نے کئے ہیں گو چینی حکومت ان کو پورا کرنے کے لئے تیاری کرتی نظر آتی ہے۔ تاہم جاپان نہایت توجہ اور غور سے حالات کی اچھی طرح نگہداشت کر رہا ہے۔ اور ہرگز غافل نہیں ہوا۔ تیسرے یہ کہ چین اور جاپان کی دوستی جس کو واقعی مضبوط کرنے کی جاپان ازحد خواہش رکھتا ہے۔ صرف رسوم سلام نیاز اور نامہ پیام سے استوار نہیں ہو سکتی

جاپانیوں کی عقیدت اپنے شہنشاہ سے

چینی قضیہ لاینحل کی ایک نمایاں خصوصیت یہ نظر آتی ہے۔ کہ ایک بات بمشکل طے ہو جاتی ہے۔ کہ جھٹ نیا شاخسانہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ ۳ جولائی کو جاپانی سفیر متعینہ چین شنگھائی سے نینکنگ گئے۔ ان کے اس سفر کی اغراض میں سے ایک بات تو یہ ہے کہ وہ معلوم کریں۔ ان کے اور لفٹنٹ جنرل ادمیزو کے بیانات شائع ہونے کے بعد جو کانفرنس چین کے لیڈروں کی اس پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی تھی۔ اس نے کیا رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دوسری غرض یہ تھی۔ کہ لیس مجیاٹی کیس کے متعلق نہایت زوردار احتجاج کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چین کے کسی رسالہ نے کوئی مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ ناقابل معافی حماقت کی ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان کی شان میں نازیبا بات کہدی ہے۔ اور یہ بات ایسی نہیں۔ جسے جاپان یونہی گذر جانے دے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سفیر اری لوشی نے نہایت کڑے مطالبات پیش کئے ہیں۔ جن پر حکومت چین اب غور کر رہی ہے۔ شہنشاہ کی عزت کا معاملہ ایسا ہے۔ کہ چین کو جاپان کی ماننا ہی پڑے گی۔ کیونکہ یہ معاملہ ایسا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے ہر جاپانی فرد اپنی جان پر کھیل جائے گا:۔

جاپان اور روس

روس کے ساتھ گفت و شنید برابر جاری ہے۔ بلکہ ایک حد تک کامیاب ہو چکی ہے مچھلی کی شکارگاہوں کے متعلق دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان جو اس بارہ میں بات چیت کر رہے تھے تصفیہ ہو گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء والے معاہدہ کو از سر نو تازہ کر لیا جائے۔ دوسری بات اس سلسلہ میں قابل ذکر یہ ہے۔ کہ جاپانی وزیر خارجہ نے روسی سفیر متعینہ ٹوکیو کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ سرحد پر جو ناگوار واقعات آئے دن رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ان کو کم اور بند کرنے کے لئے ایک مشترکہ روسی جاپانی کمیشن مقرر کر دیا جائے۔ جو ایسے واقعات کا وہیں فیصلہ کر دیا کرے۔ روسی سفیر نے ذاتی طور پر اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ اور اس بارہ میں ماسکو سے ہدایات طلب کی ہیں۔ گو جاپان کے وزیر جنگ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ ایسے کمیشن کے قائم کر دینے سے سرحدی تنازعات پیدا کرنے والے واقعات رونما ہونے بند نہ ہوں گے۔ تاہم کوئی تعجب نہ ہو گا۔ اگر یہ تجویز آخر کار عمل میں آ جائے۔

جاپان اور دیگر ممالک

جاپان نے ۱۹۳۴ء میں ۱۷,۰۰۰,۰۰۰ ین کا مال عراق میں بھیجا۔ اور عراق سے کل ۲۶۰۰۰ ین کا مال خریدا۔ اس پر حکومت عراق نے جاپان کو توجہ دلائی۔ کہ ان اعداد و شمار میں کسی بہتر توازن کا قائم کرنا ضروری ہے۔ عراق کی اس خواہش کے مطابق جاپان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جاپانی مال کی عراق کے لئے برآمد پر پابندیاں لگا دی جائیں۔ اور عراقی مال کو جاپان میں درآمد کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عراق جاپانی مال کی درآمد کو چند سال میں بقدر ۶۰ فی صدی کے کم کرنا چاہتا ہے:۔

کینیڈا کے معاملہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کینیڈین مال کی درآمد پر پچاس فی صدی ڈیوٹی لگائی جائے۔ اور اگر پھر بھی کینیڈا میں جاپانی مال

کی درآمد پر سے پابندیاں کم نہ کی جائیں تو اس ڈیوٹی کو ۱۰۰ فی صدی کردیا جائے۔

قبل ازیں یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ ابھی حال میں برازیل میں جاپانیوں کے داخلہ پر زیادہ پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اور یہ کہ جاپان کی طرف سے کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ان پابندیوں کو کم کرایا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ کہ خود برازیل میں ایسے صاحب اثر لوگ ہیں جو اپنے ملک کو ترقی دینے میں جاپان سے امداد کے خواہشمند ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر گورنر ریاست پرانا ہیں۔ جنہوں نے اس بات کا ۱۹۳۵ء کے شروع میں پبلک میں بھی ذکر کیا تھا۔ اس سلسلہ میں دو اخبار بھی قابل ذکر ہیں۔ جن کی پالیسی جاپان کے موافق ہے۔ ان دونوں اخباروں نے ۲۹ اپریل کو جو کہ شہنشاہ جاپان کی سالگرہ کا دن تھا۔ اپنے خاص جاپان نمبر نکالے جن میں اس امداد کا جو برازیل کو اپنے ملک کی ترقی میں جاپان سے ملی ہے شکریہ کے ساتھ ذکر کیا۔ ایک اخبار کا نام کوریو ڈی پرانا ہے۔ اور دوسرے کا ایسٹیڈ اڈی ساؤ پالو۔ ؂

جناب بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم

احباب کو جیسا کہ الفضل کے ذریعہ معلوم ہوچکا ہے۔ جناب بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی۔ ۲۴ جون کی شب کو ۱۱ بجے کے قریب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صبح کے وقت بالکل تندرست تھے۔ تقریباً ۹ بجے گھر کا کچھ سامان خریدنے کے لئے کھاری باؤلی بازار میں تشریف لے گئے سامان خرید کر مزدور کو اٹھوایا اور اسے گھر چلنے کے لئے کہہ کر خود ٹریم کے ذریعہ گھر واپس آنے لگے۔ ٹریم میں سوار ہونے لگے تھے۔ کہ سامنے کی طرف سے دوسری ٹریم آگئی اور آپ دونوں گاڑیوں کے بیچ میں آگئے۔ ٹریم کے شدید دھکہ سے پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ پاؤں پر اور بعض دیگر جگہوں پر سخت ضربات آئیں۔ اسی وقت انہیں سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں کچھ دیر بعد حالت میں قدرے افاقہ ہوگیا۔ اور ہوش و حواس بھی درست ہوگئے۔ چنانچہ شام تک آنے والوں کو یہی فرماتے رہے۔ کہ کوئی فکر کی بات نہیں اب طبیعت اچھی ہے لیکن شب کو ۱۱ بجے کے قریب دفعتاً ایک خون کی قے آئی۔ اور اس کے بعد معاً روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کی نعش دوسرے دن جمعہ کو ۱۲ بجے سے قبل ہسپتال سے گھر واپس نہ لائی جاسکی جس کی وجہ یہ ہوئی کہ چونکہ موت حادثہ سے واقعہ ہوئی تھی۔ اس لئے پولیس والے چاہتے تھے۔ کہ پوسٹ مارٹم کرایا جائے لیکن چونکہ احباب کی یہ خواہش نہ تھی اس لئے ڈپٹی کمشنر صاحب وغیرہ سے اجازت حاصل کرنے میں دیر لگ گئی۔ بعد نماز جمعہ ۳ بجے کے قریب جنازہ گھر سے اٹھایا گیا جس کے ہمراہ ہندو۔ مسلمانوں اور شہر کے معززین کی ایک بہت بڑی تعداد تھی۔ قبرستان کے نزدیک ایک مسجد میں جنازہ کی نماز ادا کی گئی اور اس کے بعد نعش بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے لئے بذریعہ لاری دارالامان روانہ کر دی گئی۔

مرحوم ابتدا سے ہی انجمن احمدیہ دہلی کے پریذیڈنٹ تھے۔ تقریباً گذشتہ ۶-۷ سال سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ جن احباب کو کبھی آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ جانتے ہونگے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں اعلیٰ اخلاق جمع کردیئے تھے۔ تقویٰ۔ شرافت۔ حلیم طبعی بردباری۔ ملنساری۔ اور رحم دلی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ شاید ہی کبھی ایسا ہوا۔ کہ کسی حاجت مند نے آپ کے سامنے اپنی حاجت پیش کی۔ اور آپ نے اس کے سوال کو رد کیا ہو۔ پوشیدہ طور پر بہت سی بیواؤں۔ یتیموں اور طالب علموں کی مدد فرمایا کرتے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے آپ کو سچا عشق تھا۔ کبھی کوئی بات سلسلہ کے خلاف ہرگز نہ سن سکتے تھے۔ سال میں دو مرتبہ یعنی جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت کے موقعہ پر برابر التزام کے ساتھ دارالامان جایا کرتے شاید ہی کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے نہ جاسکے ہوں ورنہ اس میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔ سلسلہ کے سب کاموں میں دلچسپی لیتے تھے۔ شہر میں جمعہ کی نماز آپ کے مکان پر ہوتی ہے۔ اور اسی طرح اتوار کی میٹنگ بھی کبھی کبھی آپ کے ہاں ہوا کرتی ہے۔ ایسے موقعوں پر آپ سب کام اپنے ہاتھ سے کیا کرتے۔ اور اس خدمت میں خاص خوشی محسوس کرتے۔ جماعت کے بہت سے اخراجات کا بوجھ ہمیشہ خود اٹھایا کرتے۔ دارالمطالعہ کے اخراجات کا ایک بڑا حصہ ماہوار۔ اور اسی طرح سے کئی مہمانوں کی رہائش وغیرہ کا انتظام ہمیشہ آپ کے ذمہ ہوتا۔ دارالامان سے آئے ہوئے ٹریکٹوں اور رسالوں کے کئی وی پی خود وصول کرلیا کرتے۔

دہلی سے شائع ہونے والے تقریباً تمام اخبارات نے آپ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ جو اخبارات میسر آسکے ان کے بعض اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

اخبار ملت لکھتا ہے۔

(۱) "شیخ صاحب عقیدۃً احمدی تھے نہایت دیندار صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مسلمانوں کے سچے ہمدرد تھے۔ نہایت ہی متواضع اور پرانی طرز کے بہت سادہ طبیعت کے آدمی تھے۔ اپنے کاروبار میں بیحد دیانت دار اور حد درجہ ہر دلعزیز اور کامیاب تھے۔ وہ قومی اور سیاسی معاملات سے بھی بے حد دلچسپی لیتے تھے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے رکن تھے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوا کہ انہوں نے کسی ایسی کارروائی میں حصہ لیا ہو جو مسلمانوں کی عام رائے کے خلاف ہو۔ ان کی وفات سے یقیناً ایک مفید اور فیض رساں ہستی اٹھ گئی"۔

(ملت یکم جولائی)

(۲) اخبار اقدام لکھتا ہے

"بابو اعجاز حسین صاحب نہایت خلیق ملنسار۔ بامروت اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کے جاننے والوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ اور یہ اپنے حلقہ میں نہایت محبوب تھے۔ ابتداءً بہت چھوٹے پیمانے پر انہوں نے کام شروع کیا۔ لیکن اپنی صفات اور محنت اور جفاکشی کے باعث آج انہیں دہلی کے چار چوٹی کے سنیماؤں سے مالکانہ تعلق پیدا ہوگیا تھا۔ مرحوم صحیح معنوں میں "سلف میڈ مین" ہیں۔ ان کے انتقال سے ان کے اعزا اور متعلقین کو جو صدمہ پہنچا اس سے ہمیں کامل ہمدردی ہے"۔

(اقدام یکم جولائی)

(۳) وحدت لکھتا ہے۔

"زخمی ہونے سے انتقال کے تھوڑی دیر قبل تک ان کے ہوش و حواس بالکل بجا و درست تھے اور یہی کہتے جاتے تھے کہ جو ہونا تھا سو ہوگیا۔ خدا کی مرضی میں کسی کو دخل نہیں اور کسی سے کچھ نہ کہا جائے"۔ ان کی شرافت نفسی۔ طبعی انکساری اور رحم دلی نیز دیگر اوصاف حمیدہ تھے جو مجبور کرتے ہیں۔ کہ اس مجسمہ شرافت و انسانیت کی کامیابی کا راز بتایا جائے۔ انہوں نے کبھی کسی ملازم کو برخاست نہ کیا۔ کئی یتیم

میاں حیات محمد صاحب کا پتہ

کسی صاحب نے بذریعہ اخبار الفضل پچھلے دنوں اعلان کیا تھا۔ کہ میاں حیات محمد صاحب لاپتہ ہیں۔ ان صاحب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حیات محمد صاحب کے متعلق قریشی محمد عثمان صاحب ابن بابو محمد عمر خاں صاحب پیر دائز رریٹائرڈ براج ٹاؤن شپ کوارٹر ۲۵۸ سکھر سے خط و کتابت کریں۔

اعلان

آج کل ایک احمدی دوست۔ جو پینٹری کا کام کرتے ہیں۔ بیکاری کی وجہ سے مشکلات میں ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کو کسی سرکاری محکمہ میں یا کسی ٹھیکیدار کے پاس کام دلا سکیں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

بچوں کی پرورش کا بار ان کے سر پر تھا ضرورت مند طالب علموں کو خفیہ طور پر امداد دیا کرتے تھے۔ اور حاجت مندوں کی حاجت روائی میں کبھی انہوں نے بخل سے کام نہ لیا بابو صاحب کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ ہمیں ان کے اعزا اور دیگر پسماندگان و احباب کے ساتھ اس صدمہ عظیم میں کامل ہمدردی ہے"

(وحدت ۳۰ جون)

(۴) تیج لکھتا ہے۔

"آج تین بجے بعد دوپہر دہلی کے مشہور و معروف سینما پروپرائٹر مسٹر اعجاز حسین کا جنازہ نکالا گیا۔ جس کے ہمراہ دہلی کے تقریباً جملہ سینماؤں کے نمائندے اور سرکردہ شہری تھے۔ ازاں بعد ان کی لاش کو قادیان پہنچایا گیا۔ مرحوم دہلی کے فلمی حلقوں میں بہت ہر دلعزیز تھے"

(تیج یکم جولائی)

(۵) وطن لکھتا ہے۔

جنازہ کے ہمراہ بہت سے معزز ہند ہندو مسلم اصحاب کا ہجوم تھا۔ مرحوم شہر کے ہندو مسلم سکھ اور دیگر فرقہ جات کے علاوہ سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں خاص طور پر ہر دلعزیز تھے۔ آپ کی ناگہانی موت پر شہر کے تقریباً تمام طبقوں میں اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

(وطن یکم جولائی)

(۶) نیشنل کال لکھتا ہے۔

بابو اعجاز حسین صاحب جو کل ٹریموے کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے تھے۔ شب کو گیارہ بجے سول ہسپتال میں زخموں کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ جو کہ آپ کے مکان واقعہ کوٹھی نواب لوہارو سے اٹھایا گیا۔ بلی ماراں۔ چاندنی چوک فتحپوری قطب روڈ ہوتا ہوا صدر بازار پہنچا جہاں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازہ کے ہمراہ تقریباً ایک ہزار آدمی تھے۔ جن میں ہندو مسلمان اور شہر کے معزز طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ نماز کے بعد آپ کی نعش کار کے ذریعہ قادیان بھیجی گئی۔ جہاں کہ وہ دفن کی جائے گی۔ (نیشنل کال ۳۰ جون)

(۷) ہندوستان ٹائمز لکھتا ہے

"بابو اعجاز حسین صاحب جو کہ کل نیا بانس بازار میں جب کہ وہ ایک ٹریم میں سوار ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور سامنے سے ایک دوسری گاڑی آجانے کی وجہ سے ٹکر کھا کر سخت زخمی ہو گئے تھے۔ شب کو ہسپتال میں زخموں کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ نہایت ہر دلعزیز اور شریف النفس انسان تھے۔ اور آپ کی وفات سے آپ کے عزیزوں اور بے شمار دوستوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔

(۸) قومی گزٹ لکھتا ہے۔

"مرحوم نہایت نیک خصلت اور ملنسار آدمی تھے۔ آپ کی عمر ۶۰۔ ۷۰ کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ ہم کو مرحوم کی موت پر بے حد افسوس ہے۔ اور دعا ہے کہ خدا مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پس ماندگان کو صبر و تسکین عطا فرمائے۔

(قومی گزٹ ۳۰ جون)

بالآخر احباب سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں۔ تا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو اپنے خاص انعامات کا وارث بنائے۔ اور آپ کے فرزند بابو نذیر احمد صاحب کو آپ کا سچا جانشین بننے کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار:۔ عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

پریکٹس کے خواہشمند ڈاکٹر توجہ فرمائیں

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیر آباد قائم شدہ ۱۸۸۹ء ایک نہایت باموقعہ بنا بنایا انگریزی دواخانہ مالک حافظ غلام رسول صاحب اور ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے یکے بعد دیگرے فوت ہو جانے کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ موجودہ مالک کمپونڈنگ کا کام جانتا ہے۔ اور خواہش مند ہے۔ کہ کسی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کے ساتھ مل کر کام چلائے۔ وزیر آباد میں ایک ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ محنتی اور قابل مسلمان ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ محنت اور کوشش سے کافی کامیابی ہو سکتی ہے۔

مفصل حالات اور شرائط شاہ محمد صاحب احمدی بکنگ کلرک وزیر آباد سے معلوم فرمائیں۔

ناظر امور عامہ

آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان ۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو ہوگا

تمام وہ امیدواران جو انڈین سول سروس کے امتحانات میں داخل ہونا چاہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انڈین سول سروس کے لئے حسب قواعد مقررہ دہلی۔ اور رنگون کے مقامات امتحانات کے سنٹر ہونگے۔ جہاں امتحانات ۶ جنوری ۱۹۳۶ء کو شروع ہونگے۔

اس امر کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ کہ کس قدر امیدوار منتخب کئے جائیں گے ضروری ہوگا۔ کہ امیدواران اپنی درخواستیں اپنے علاقہ کے ڈپٹی کمشنر۔ یا کلکٹر یا پولیٹیکل ایجنٹ کو ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء تک مقررہ فارم پر مع ضروری سارٹیفکیٹوں وغیرہ کے بھیج دیں۔ ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء کے بعد کسی امیدوار کی درخواست پر نہ غور کیا جائیگا اور نہ اسے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی جائیگی۔ (ناظر امور عامہ)

انڈین آرمی وٹرنری کور کا امتحان لاہور میں ہوگا

انڈین آرمی وٹرنری کور (Indian army veterinary corps) کے امیدواران کمیشن کے مقابلے کا امتحان ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بمقام لاہور ہوگا۔ جس کے متعلق قواعد اس پتہ سے دستیاب ہوسکیں گے مینجر پبلیکیشنز سول لائنز دہلی قواعد کی کاپی طلب کرنے کے لئے چار آنے نو پائی برائے محصولڈاک ادا کرنے ہونگے۔

جو اصحاب اس امتحان میں بیٹھنا چاہئیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی درخواستیں مقررہ فارم پر جو کہ حسب نشاء ضمیمہ نمبر ۱ قواعد محولا بالا ہونگی لکھ کر ۲۶ اگست تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دینی چاہیئے۔

کوارٹر ماسٹر جنرل ان انڈیا آرمی ہیڈ کوارٹرز شملہ

ایسی درخواستوں پر جو ۲۶ اگست کے بعد بھیجی جائیں گی۔ کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ (ناظر امور عامہ)

گوجرانوالہ میں احرار کی درگت

۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء کو مسلمانان گوجرانوالہ نے مسجد شہید گنج لاہور کے المناک انہدام پر شہر میں تمام دن ہڑتال کی۔ ۳ بجے ایک جلوس نکالا۔ جو پر امن طریق سے شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں پھرتا رہا۔ تمام لوگوں کے سر ننگے اور لباس نیلا تھا۔ جلوس کے آگے جھنڈا بھی نیلا تھا۔ یہ جلوس نوجوانوں کا تھا۔ گوجرانوالہ میں ایسا عدیم المثال جلوس کبھی پہلے نہیں نکلا۔ شام کے ½ ۸ بجے باغ مہاں سنگھ میں مسلمان جمع ہوئے مگر آٹھ کروڑ کے نمائندہ کہلانے والے "احرار" اس اجتماع میں کہیں نظر نہ آئے آخر چند نوجوان جامعہ مسجد کے امام کو پکڑ لائے۔ مگر وہ دو منٹ کے اندر واپس چلا گیا۔ نوجوانوں نے بحالت مایوسی احراریوں کو ایسی بے نقط سنائیں۔ کہ الامان۔

(نامہ نگار)

احرار کی درگت لاہور میں

احرار کے خلاف عام لوگوں کو اس قدر غصہ اور رنج ہے۔ کہ کل ۲۲ جولائی بڑی کوشش کرنیکے باوجود احراری مولوی عطاء اللہ بخاری کی تقریر نہیں سنی گئی۔ اور عام طور پر لوگوں نے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ چنانچہ انہیں مایوس ہو کر چپ چپاتے مسجد وزیر خاں سے نکل آنا پڑا (نامہ نگار)

لاہور کے اندوہناک حالات

لاہور ۲۳ جولائی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کے لئے پانچ پانچ مسلمانوں کے جتھوں کو یکے بعد دیگرے شہید گنج گوردوارہ کی طرف بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جتھوں کو ہدایت دی گئی۔ کہ جب انہیں پولیس پکٹ کے قریب روکا جائے۔ تو وہ اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں۔ جتھوں کے ساتھ مسلمانوں کا کوئی جلوس نہ گیا۔ کوئی مجمع جمع نہ ہوا۔ اور نہ ہی کوئی مظاہرہ کیا گیا کل ۴۲ اشخاص نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ ان میں سے ۲۷ کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ اور شام کو انہیں سزا کا حکم سنا دیا گیا۔

لاہور آنے والے بڑے بڑے رستوں پر باہر سے آنے والے جتھوں کو روکنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ باہر سے آنے والے بہت سے جتھوں کو جب روکا گیا۔ تو وہ واپس چلے گئے۔ اور جن جتھوں نے شہر میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا

آنریبل سر فیروز خاں نون۔ چوہدری سر شہاب الدین۔ میاں عبد العزیز بیرسٹر ایٹ لاء مولوی اختر علی۔ نواب احمد یار خاں دولتانہ اور مقامی پریس کے چند مسلم نمائندوں نے مسلمانوں سے حسب ذیل اپیل کی ہے

(۱) ہڑتال کھول دی جائے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کو بہت بھاری مالی نقصان پہونچ رہا ہے۔ (۲) بیرونی مسلمانوں کو لاہور میں اگر صورت حالات کو پیچیدہ نہیں بنانا چاہئے۔ اور انہیں جب تک لاہور آنے کے لئے نہیں کہا جاتا ہے۔ انتظار کرنا چاہئے (۳) مسلمانوں کو کوتوالی کے نزدیک جمع نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے پھر ناخوشگوار حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس اپیل پر لیجسلیٹو کونسل کے بہت سے ممبروں کے بھی دستخط ہیں۔ کسی بیرونی مقام سے جھگڑے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ گورنر پنجاب نے کونسل کے ممبروں کی جو کانفرنس منعقد کی تھی وہ کسی فیصلہ پر نہیں پہونچ سکی۔ اغلباً اب اس کا کوئی اجلاس نہیں ہوگا۔

اخبار پرتاپ لکھتا ہے۔ یوپی اور پنجاب کے تمام حصوں سے پولیس لاہور پہونچ گئی ہے۔ گیارہ سکھوں کی ایک کمیٹی جو لاہور گئی تھی۔ واپس امرتسر پہونچ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے شہید گنج کے سلسلہ میں سر فیروز خان نون۔ نواب مظفر خاں وغیرہ سے گفت و شنید کی۔ اور کہا۔ کہ جب تک مسلمانوں کی طرف سے ایجی ٹیشن اور مظاہرے بند نہیں کئے جاتے۔ اس وقت تک وہ تصفیہ کے لئے کوئی بات چیت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مزید برآں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سکھ نمائندگان نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ گوردوارہ شہید گنج کا کوئی حصہ بھی مسلمانوں کے حوالے کرنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اور وہ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔

لاہور ۲۳ جولائی۔ احراری لیڈروں نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ مجلس احرار تمام حالات پر کئی ہفتے مسلسل غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مسلمان جس قدر زیادہ سے زیادہ قربانیاں دیں گے اتنے ہی زیادہ گہرے پانی میں گرتے جائیں گے۔ ہماری رائے میں مسلم قوم کے لئے اس غلط قدم کا واپس لینا ہی بہادری ہے۔ یہ تحریک جو شروع کی گئی ہے۔ وہ سیاسیات ہند کی بساط پر ایک خونی ڈرامہ ہے جو کھیلا جا رہا ہے۔

لاہور ۲۲ جولائی۔ ایک نامہ نگار الفضل لکھتا ہے کل (۲۱ تاریخ) گولی چلنے کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

پہلی دفعہ [illegible] دو دفعہ گولی چلی۔ ۱۰ منٹ کی مہلت دی گئی۔ دس منٹ گزرنے کے بعد گولی چلا دی گئی۔ دوسری دفعہ ۴ بجے مسجد احمدیہ کی گلی کے سامنے گولی چلی ہجوم کو اٹھ جانے کو کہا گیا۔ ہجوم نہیں اٹھا ۲۲ فائرنگ شروع ہوگئی۔ پھر چھ بجے کے قریب دہلی دروازہ گولی چلی۔

کل کے کچھ زخمیوں کو ان کے لواحقین ڈاکٹر [illegible] احمدی کے پاس لائے۔ جن کی اچھی طرح مرہم پٹی کی گئی۔ حافظ عبد الجلیل صاحب اور ڈاکٹر صاحب پوری ہمدردی سے ان کا علاج کرتے رہے ان لوگوں پر بہت اثر ہے۔ چنانچہ ان میں سے اکثر لوگ قادیانی زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۳ جولائی۔ آج دار العلوم میں جنرل کلفٹن براؤن کے سوال کے جواب میں مسٹر آر۔ اے بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا۔ افسوس ہے۔ کہ لاہور میں اس ہفتے تازہ شورش ہوئی ہے۔ بڑے بڑے ہجوم جن میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے جمع ہو گئے۔ ان کا رویہ شروع سے ہی متشددانہ تھا۔ پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج کیا گیا ہے۔ اور سوار پولیس کی کوششوں کے باوجود انہوں نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا۔ جب ہجوم کو منتشر کرنے کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں تو گولی چلانا ناگزیر ہو گیا۔

لکھنؤ ۲۳ جولائی۔ گذشتہ شب لکھنؤ کے محلہ یحییٰ گنج میں بم پھٹ گیا۔ بم کھدر میں لپٹا ہوا گاندھی ٹوپی کے نیچے ایک دکان کے سامنے رکھا ہوا تھا ایک طالب علم نے جو وہاں سے گزر رہا تھا پاؤں سے ٹوپی اٹھائی۔ وہ ٹوپی لے کر چلا ہی تھا۔ کہ بم پھٹ گیا۔ لڑکا بال بال بچ گیا۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم جنوبی آسٹریلیا بذریعہ تار اطلاع دیتا ہے۔ کہ جنوبی آسٹریلیا میں خوفناک طوفان آیا ہے۔ اس قسم کے طوفان کی مثال ملک کی گذشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ طوفان کی وجہ سے جہاز اور ریل گاڑیاں چلنی بند ہوگئیں۔ اور بہت زیادہ نقصان پہنچا

صوفیہ (بلگیریا) ۲۱ جولائی۔ اٹلی ابی سینیا کے خلاف جنگ کی سرگرم تیاریاں کر رہا ہے۔ جنگ کے لئے ۱۳ ہزار ٹن گندم خریدی گئی ہے۔ اور ابھی اور خریدی جانے کی توقع ہے۔

جبل پور ۲۳ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شاہی رجمنٹ کے چند گورہ سپاہیوں نے بندانامی گاؤں پر حملہ کیا۔ اور گاؤں والوں کو زدوکوب کیا۔ جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ لڑائی کی وجہ ایک لڑکی کے اغوا کا قضیہ تھا۔ رجمنٹ کو لنڈی کوتل بدل دیا گیا

لنڈن ۲۲ جولائی۔ نمائندہ رائٹر نے ابی سینیا کے منسٹر مارٹن سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ ابی سینیا کی حالت بہتر بنانے کے لئے برطانیہ یا امریکہ سے ۲۰ لاکھ پونڈ قرضہ لینے کی غرض سے گفت و شنید شروع کی گئی ہے نیز انہوں نے کہا۔ کہ مجھے سینکڑوں والنٹیروں کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو ابی سینیا کی خاطر لڑنے کے لئے پیش کیا ہے ان والنٹیروں میں سے بہت سے آئرلینڈ کے ہیں

قاہرہ ۲۲ جولائی۔ غیر ملکی حکومتیں عدیس آبابا میں اپنے سیاسی نمائندگان کی حفاظت کا پوری شدت سے انتظام کر رہی ہیں۔ برطانوی سفارت خانہ کی حفاظت کے لئے ایک لاکھ ریت کی بوریاں مصر سے بھیجی گئی ہیں۔ مصر اور سوڈان میں اس رائے کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان لڑائی یقینی ہے۔ اگر لیگ کونسل کا اجلاس ۲۹ جولائی کو منعقد نہ ہوا۔ تو لڑائی بہت جلد شروع ہو جائیگی۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک لاکھ اکتالیس ہزار سپاہیوں کی فوج نہر سویز کے راستے ابی سینیا جا رہی ہے۔ دس ہزار سپاہیوں کی ایک اور فوج اٹلی سے آ رہی ہے۔

ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) جاپان میں زبردست سیلاب آنے کی وجہ سے لاکھوں اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ پچیس ہزار مکان زیر آب ہیں۔ گورنمنٹ نے فوراً ۱۰۰۰۰۰ پونڈ امداد کے لئے منظور کئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ۴۰ لاکھ پونڈ ہے۔

ر عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر غلام نبی